© rasailojaraid.com

اور اس کے ایک حرف پر دس نیکیاں مل سکتی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ لفظ اللہ پر پچاس نیکیاں کم سے کم درجہ ہے جس کا امیدوار ہونا چاہیے۔ نیز تحقیقی بات یہی ہے کہ لفظ اللہ ذات باری تعالیٰ کا اسم ذاتی ہے۔ اس لیے اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی بھی یہی ہیں۔ لغوی اور اصطلاحی معنی کی بحث اس وقت ہوتی ہے جب یہ عَلَمِ ذات نہ ہو بلکہ اسمِ مشتق ہو۔

قسطوں پر اشیاء کی فروخت سودی معاملہ نہیں ہے

سوال: کوئی چیز قسطوں پر لیں تو وہ سود میں آتی ہے یا جائز ہے۔ مثلاً ایک موٹر سائیکل ہے' اس کی قیمت بازار میں ۳۰ ہزار ہے اور قسطوں پر تقریباً ڈھائی یا تین سال میں اس کی قیمت ۳۵ ہزار ادا کرنا پڑتی ہے۔ کیا وہ سود میں آتی ہے؟

جواب: نقد اور ادھار کی قیمت میں فرق کے ساتھ چیز فروخت کرنا اور خریدنا جائز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ نقد فروخت کرنے کی صورت میں خریداروں کو مختلف قیمتوں پر دکاندار چیزیں فروخت کرتے ہیں۔ کسی سے کم قیمت لیتے ہیں اور کسی سے زیادہ' لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ "ادھار" یا قسطوں کی صورت میں رقم بروقت ادا نہ کرسکنے کی صورت میں قیمت میں فرق نہ کیا جائے اور اتنی رقم وصول کی جائے جتنی طے کی گئی ہے۔ خریدار رقم ادا کر سکتا ہو تو اسے بروقت ادا کرنا چاہیے' نہ ادا کر سکتا ہو تو مالک کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ مزید مہلت دے دے۔ قرآن پاک میں ہے "پس مہلت دے دو آسانی تک" واللہ اعلم۔

روپے کی قیمت میں کمی کی صورت میں ادائیگیٔ قرض

سوال: ایک شخص دکاندار کو کپاس لا کر فروخت کرتا رہا۔ نرخ مقرر کر کے حساب کیا گیا۔ شخص مذکور ساتھ ساتھ رقم لیتا رہا۔ جو کہ کئی ہزار تھی۔ کل قیمت میں سے دو ہزار روپیہ دکاندار کے ذمہ باقی بچ گیا تھا' جو دکاندار مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے ادا نہ کر سکا۔ چالیس سال گزر جانے کے بعد دکاندار کی مالی حالت کچھ ٹھیک ہوئی' تو دکاندار نے شخصِ مذکور سے کہا۔ کہ اپنی بقایا رقم دو ہزار لے لو۔ شخصِ مذکور نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ اس وقت کپاس کا نرخ کم

© rasailojaraid.com